رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم ستان تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

ہفتہ وار

مدینۃ المسیح

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخکو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ؛ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۶	مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۹۲۴ء	نمبر ۲۹

نظم

یادِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تازہ کلام

(بمبئی سے موصول ہوا)

اس نظم میں کئی جگہ قادیان سے مُراد خود قادیان یا قادیان کے احمدی نہیں ہیں۔ بلکہ زیادہ تر قادیان سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں یعنی احمدی ہیں خواہ کہیں کے رہنے والے ہوں۔ قصبۂ قادیان صرف اسجگہ مراد لینا چاہیئے۔ جہان عبارت سے ظاہر ہو کہ قصبہ مراد ہے۔ خاکسار مرزا محمود احمدؔ

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیان
مُدعائے حق تعالیٰ مُدعائے قادیان

وُہ ہے خوش اموال پر یہ طالبِ دیدارِ یار
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیان

گر نہیں عرشِ معلّےٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہان میں گونجتی ہے کیون صدائے قادیان

دعوئے طاعت بھی ہوگا دعوئے پیار بھی
تم نہ دیکھو گے کہیں لیکن وفائے قادیان

میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیان

بنکے سورج ہے چمکتا آسمان پر روز و شب
کیا عجب معجز نما ہے رہنمائے قادیان

غیر کا افسون اسپر چل نہیں سکتا کبھی ...
لے اڑی ہو جس کا دل زلفِ دوتائے قادیان

اے بتو اب جستجو اسکی ہے امید محال
لے چکا ہے دل مرا تو دل ربائے قادیان

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیان

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقامِ پاک کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیان

آہ! کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیلِ مرام
باندھینگے رختِ سفر کو ہم برائے قادیان

پہلی اینٹوں پر ہی رکھتی ہیں نئی اینٹیں نکلنیں
ہے تہی چرخِ چہارم پر بنائے قادیان

صبر کر اے ناقہ راہِ ہدیٰ ہمت نہ ہار
دور کر دیگی اندھیرے دن کو ضیائے قادیان

ایشیا یورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگہائے قادیان

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام احمد دین پرنٹر چھپا اور شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر نے شائع کیا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

ہفتہ وار

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

قیمت سالانہ … والیان ریاست و امراء سے … معاونین سے … عوام سے …

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم ستان تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخکو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہ ادر قادیان بینی ؛ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۳/۷ اگست سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۲۹

نظم

یاد قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تازہ کلام

(بمبئی سے موصول ہوا)

اس نظم میں کئی جگہ قادیان سے مراد خود قادیان یا قادیان کے احمدی نہیں ہیں۔ بلکہ زیادہ تر قادیان سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں یعنی احمدی ہیں خواہ کہیں کے رہنے والے ہوں۔ قصبۂ قادیان صرف اسجگہ مراد لینا چاہیئے۔ جہاں عبارت سے ظاہر ہو کہ قصبہ مراد ہے۔ خاکسار مرزا محمود احمد)

ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیان
وہ ہے خوش اموال پر یہ طالب دیدار یار
گرنہیں عرش معلی سے یہ ٹکراتی تو پھر
دعوئے طاعت بھی ہوگا ادعائے پیار بھی
میرے پیارے دوستو! تم دم نہ لینا جب تلک
بنکے سورج ہے چمکتا آسمان پر روز و شب
غیر کا افسون اسپر چل نہیں سکتا کبھی ...

مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیان
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیان
سب جہان میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیان
تم نہ دیکھو گے کہیں لیکن وفائے قادیان
ساری دنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیان
کیا عجب معجز نما ہے رہنمائے قادیان
لے اڑی ہو جس کا دل زلف دوتائے قادیان

اے بتو! اب جستجو اسکی ہے امید محال
لے چکا ہے دل مرا تو دل ربائے قادیان
یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیان
خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیان
آہ! کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیل مرام
باندھینگے رخت سفر کو ہم برائے قادیان
پہلی اینٹوں پر ہی رکھتی ہیں نئی اینٹیں نگاہ
ہے تہی چرخ چہارم پر بنائے قادیان
صبر کر اے ناقۂ راہ ہدیٰ ہمت نہ ہار
دور کردیگی اندھیرون کو ضیائے قادیان
ایشیا و یورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگہائے قادیان

خواجہ پریس تجارتی بہ اہتمام احمد دین پرنٹر چھپا اور شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و مالک الحکم نے قادیان سے شائع کیا

منہ سے جو کچھ چاہے بجائے کوئی پر حق یہ ہے
ہے بہار اللہ فقط حسن وبہائے قادیان
گلشن احمدؐ کے پھولوں کی اڑا لائی جو بُو
زخم تازہ کر گئی باد صبائے قادیان
جب کبھی تم کو ملے موقع دعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہل وفائے قادیان

بیحیا باش ہرچہ خواہی کن

مولوی ثناء اللہ نے اپنے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۵ رجولائی ۱۹۲۴ء میں زیر عنوان "خلیفہ قادیان یورپ کو، باپ کی تکذیب کرنے کو گئے"، لکھا ہے

"آجکل قادیانی اخباروں میں دھوم ہے کہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی انگلستان کو گئے ہیں۔ تاکہ وہاں کے حالات کا مطالعہ کریں۔ کہ ان لوگوں میں اسلام کس طرح پھیلایا جائے حالانکہ مرزا صاحب آنجہانی کتاب چشمہ معرفت وغیرہ میں بالتصریح لکھ چکے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام دنیا میں اسلام پھیل جائیگا یہانتک کہ کوئی دوسری قوم بجز اسلامی قوم کے نہیں ہوگی بلکہ محض وحدت قومی اسلامی پیدا ہو جائیگی جس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا۔ کہ آج دنیا کے چاروں پہر اعظم مسلمان ہوتے یہ پہر بطور نصیحت تحریر فرماتے ہیں۔

احمدی دوستو! الیس منکم رجل رشید۔ کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار نہیں کہ سوچے کہ جن لوگوں کو مسیح موعود کے زمانہ میں مسلمان ہوجانا چاہئے تھا۔ انکی بابت تمہارے خلیفہ ابھی حالات کا مطالعہ کرنے گئے"، بلفظہ صفحہ ۷ کالم ۱

یہ اعتراض کوئی نیا نہیں بلکہ مولوی صاحب ابھی متعدد کتابوں میں اسکو لکھکر اپنی حماقت کا ثبوت دے چکے ہیں اور ابھی چند ماہ ہوئے ہیں کہ یہی اعتراض مولوی صاحب نے اپنی کتاب شہادات مرزا میں لکھا تھا۔ جس کا دندان شکن اور مسکت و مبکت جواب کلمات احمدیہ بجواب شہادات مرزیہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل میں مفصل شائع ہو چکا ہے۔ اب پھر اس طوطے کی طرح جسے دریں جز شکر کے سوا کچھ آتا ہی نہیں تھا۔ مولوی صاحب اسی اعتراض کو دوبارہ پھر رٹنے لگے۔ اور جواب دینے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے مقتضائے انصاف تو یہ تھا کہ پہلے آپ ہمارے اس جواب کا رد تحریر کرتے جو ہم نے کلمات احمدیہ میں اس اعتراض کے جواب میں تحریر کیا تھا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ مولوی صاحب اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ کیونکہ بات بالکل صاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تمام دنیا میں اسلام پھیل جائیگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپکی زندگی ہی میں ایسا ہو جائیگا بلکہ آپ کے زمانہ میں اور آپکا زمانہ تین صدیوں تک ہے۔ جیساکہ آپ تریاق القلوب میں لکھتے ہیں۔

"مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے۔ جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے۔ یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اسکی تعلیم پر قائم رہیں گے غرض قرون ثلثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے"، تریاق القلوب۔ ایڈیشن دوم صفحہ ۲۷۴) پھر آپ فرماتے ہیں کہ انبیاء کے وقت میں کامل غلبہ نہیں ہوتا۔

"اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اسکی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اسکی پوری تکمیل انکو ہاتھ سے نہیں کرتا"۔ الوصیت صفحہ ۵

پھر آپ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵ میں فرماتے ہیں۔

"اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنیوالے کیا مسلمان کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ وہ بڑھیگا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے"۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا سفر یورپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کر رہا ہے۔ نہ تکذیب اور مولوی ثناء اللہ اس بھید کو نہیں سمجھ سکتے جب تک کے انکے دماغ کی فضا کی ہوا کو صاف نہیں کرینگے اور اپنے دماغ کا کسی ڈاکٹر حقیقی سے اپریشن کرا کر خشک وہابیت کا جمیر نہیں نکلوائینگے اب ہم مولوی صاحب کو کلمات احمدیہ کے جواب کی طرف مکرر توجہ دلاتے ہیں۔ اور چیلنج دیتے ہیں کہ اگر ان میں کچھ جرات وہمت باقی ہے تو اس کا جواب لکھیں۔ شمس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت وعافیت اور کامیابی کیلئے دعا

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے لئے دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو مظفر ومنصور کامیابی وکامرانی کے ساتھ واپس لائے۔ اور آپ کے وجود مبارک سے اسلام کی شان وشوکت ظاہر ہو۔ اور یورپ قعر ضلالت سے نکلکر صراط مستقیم پر آجائے۔ اور مادہ پرست اقوام حقیقی واحد خدا کے آگے سربسجود ہوں۔

علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا جہاز پر سوار ہوتے وقت کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا خط جو جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب کو پہنچا ہے۔ اسمیں حضور نے فرمایا ہے۔

"ایکطرف میری طبیعت کمزور ہے۔ اور دوسری طرف ان دنوں سخت سمندر متلاطم اور جہاز ہلکا ہے۔ دعا کیلئے احباب کو بار بار یاد دہانی کرائی جائے"، اسی طرح آپ نے نظم میں بھی دعا کی طرف توجہ دلائی ہے جیساکہ آپ فرماتے ہیں۔ جب کبھی تم کو ملے موقع دعائے خاص کا۔ یاد کر لینا ہمیں اہل وفائے قادیان۔ پس جسطرح ہمارا مہربان آقا ہمیں یاد کرتا اور ہمارے لئے شب وروز دعائیں کرتا ہے۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ حضور کی صحت اور کامیابی کے لئے اور نیز آپکے ہمراہیوں کے لئے خاص التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

(۲)

بھیرہ کے احمدی اسوقت ایک مصیبت میں گرفتار ہیں۔ غیر احمدیوں نے ان پر قتل کا مقدمہ دائر کیا ہے۔ بھیرہ کا احمدی جماعت پر ایک احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایسے قیمتی وجود عطا کئے جنہوں نے احمدیت کی اشاعت کیخاطر اپنے اموال ونفوس قربان کر دیئے اسلئے احمدی جماعت کو چاہئیے۔ کہ جماعت احمدیہ بھیرہ کے لئے خاص طور پر دعا کرے۔ کہ خدا انہیں اس ناگہانی مصیبت سے رہائی دے۔ شمس

دار الامان کی خبریں

(۱) خاندان نبوت بفضل خدا ہر طرح بخیر وعافیت ہے

(۲) برسات شروع ہو گئی ہے متواتر بارشوں کی آنیکی وجہ سے قادیان کے ارد گرد کی ڈھاب بھر گئی ہے۔

(۳) ۲۳ رجولائی کو حافظ جمال احمد صاحب ریاست پٹیالہ جیند وغیرہ میں تبلیغی دورہ کے لئے اور ۲۴ رجولائی کو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و شیخ عبد الخالق صاحب عیسائیوں سے مباحثہ کے لئے گوجرانوالہ تشریف لیگئے ہیں۔

(۴) حکیم غلام محمد صاحب شاگرد رشید جناب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مدت سے بیمار ہیں اسی طرح بابا فضل کریم صاحب جو اکثر جلسہ سالانہ میں نظم سنایا کرتے ہیں۔ دو تین ماہ سے بعارضہ تپ دق بیمار ہیں احباب ہر دو کی صحت کے لئے صدق دل سے دعا کریں۔

(۵) ۲۵ جولائی بروز جمعہ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ جناب مولوی شیر علی صاحب نے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ اور آپکے ہمراہیوں کی کامیابی وکامرانی کے لئے اور نیز جماعت بھیرہ کے لئے احباب کو دعائیں کرنے کی تاکید کی۔

(۶) مکرمی ومحترمی جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب وجناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل ومنشی فاضل ۲۷ جولائی کو واپس دار الامان تشریف لے آئے ہیں۔

(۷) سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے گلے پر جو اپریشن ہوا تھا اس زخم کو اب خدا کے فضل وکرم سے بالکل آرام ہے ٹانکے نکال دیئے گئے ہیں۔ اور زخم مندمل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

(۸) حضرت نواب محمد علیخانصاحب تاحال یہیں ہیں ایک دو روز میں مالیر کوٹلہ جانے والے ہیں۔ لیکن انشاء اللہ جلد واپس تشریف لے آئیں گے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خاندان میں بھی خیریت ہے۔

(۹) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے فرزند ارجمند کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے مجید احمد تجویز فرمایا ہے۔

(۱۰) ۲۷ جولائی کو شیخ عبد الخالق صاحب گوجرانوالہ سے مباحثہ کر کے قادیان پہنچ گئے۔ اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گوجرات میں تبلیغی دورہ

آیت خاتم النبیین سے استدلال

(ع ـ ا ـ) از قلم شمس

آیت خاتم النبیین مدت سے احمدیوں اور غیر احمدیوں اور پیغامیوں کے درمیان معرض بحث میں ہے - احمدیوں کی طرف سے جب کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت بکلی مسدود نہیں ہے بلکہ غیر شرعی نبی آسکتا ہے - تو منکرین امکان نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے زور اور تحدی کیساتھ آیت خاتم النبیین پیش کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں - یعنی نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں - آپکے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا -

احمدیوں کی طرف سے جرح

اگر خاتم النبیین سے یہی مراد ہے - کہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق جو مسلمانوں کا عقیدہ ہے - وہ بھی باطل ہو جاتا ہے - کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نبی ہیں - اور امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے - ومن قال بسلب نبوتہ فقد کفر - کہ جو کہے کہ آپ مسلوب النبوت ہو کر نزول فرمائینگے تو وہ شخص کافر ہے - اور نیز حجج الکرامہ میں لکھا ہے "فانہ وان کانہ خلیفۃ فی الامۃ المحمدیۃ لکنہ رسول و نبی کریم علی حالہ لا کما یظنہ بعض الناس انہ یاتی واحد من ہذہ الامۃ بدون نبوۃ و رسالۃ" کہ اگرچہ مسیح امت محمدیہ میں بطور ایک خلیفہ کے ہوگا پھر بھی وہ اپنی پہلی حالت کے مطابق نبی کریم اور رسول ہے - بعض لوگوں کا جو یہ خیال ہے کہ وہ امتی ہو کر بغیر نبوت و رسالت کے آئیگا - صحیح نہیں کیونکہ نبوت ایک ایسی نعمت ہے جو موت کے بعد بھی زائل نہیں ہوتی - تو اس شخص سے کیونکر زائل ہو سکتی ہے جو زندہ ہے - پس اگر خاتم النبیین میں النبیین سے مراد ہر قسم کا نبی ہے - تو پھر حضرت عیسیٰؑ بھی نہیں آسکتے - اور اگر کہو کہ نئے نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں نہ کہ پرانوں کو - پرانا نبی آپ کے بعد اگر آئے تو آسکتا ہے تو ہم کہیں گے کہ جیسے آپ نے پرانے نبیوں کو خاتم النبیین سے مستثنیٰ کر لیا - ویسے ہی ہم بھی غیر شرعی انبیاء کو مستثنیٰ کر سکتے ہیں -

اب ہم دیکھتے ہیں - کہ خاتم النبیین والی آیت میں خاتم النبیین کے لفظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور بزرگان دین نے کیا سمجھا - اور نیز آیت کے سیاق و سباق پر غور کرنے سے کیا مفہوم سمجھ میں آتا ہے!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت خاتم النبیین سے کیا سمجھا

مسلمہ بات ہے کہ ایک آیت کے معنے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ سکتے تھے آپ سے بہتر دوسرا کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا اس اصول کے مطابق ہم دیکھتے ہیں - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت خاتم النبیین سے کیا سمجھا - سو جب ہم اوس پر ایک نظر غائر ڈالتے ہیں - تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے آیت خاتم النبیین سے نبوت کو بکلی مسدود نہیں سمجھا -

زیرا کہ آیت خاتم النبیین بعد نکاح زینبؓ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت زینبؓ سے ۵ھ میں ہوا (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۵۶۴) اور آپکے فرزند دلبند گرامی ارجمند ۱۰ ہجری میں فوت ہوئے (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) اور انکی وفات پر آپ نے فرمایا - لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا - (ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۲۳۷ مطبوعہ مصر) کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا - پس آیت خاتم النبیین کے نزول کے پانچ سال بعد آپکا یہ فرمان ثابت کرتا ہے -

کہ آپ نے آیت خاتم النبیین سے نبوت کو بالکل مسدود نہیں سمجھا - بعض لوگ نادانی سے کہدیتے ہیں - کہ ابراہیم اسی لئے زندہ نہیں رہا - کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تھا سو اہل فہم پر اس قول کی سخافت و کمزوری ظاہر و باہر ہے - وجہ یہ کہ اسمیں ابراہیم کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہو سکتی - اگر آپ کے بعد فی الواقعہ کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا تھا تو آپ یوں فرماتے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو بھی نبی نہیں ہوتا - اور نیز اگر آپ ابراہیم کی زندگی میں فرماتے تو یہ جواب کسیقدر صحیح بھی ہو سکتا تھا مگر آپ انکی وفات کے بعد فرماتے ہیں -

اسلئے ضروری طور پر ماننا پڑتا ہے - کہ آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت جاری ہے - جسے بشرط حیات ابراہیم حاصل کر سکتا تھا - اسکی مثال ایسی ہے - جیسے ایک ایف - اے پاس شدہ طالبعلم کی وفات پر کہا جائے - کہ اگر یہ طالبعلم زندہ رہتا تو ضرور بی - اے پاس کر لیتا - اس فقرہ سے ہر ایک عاقل و فرزانہ یہی سمجھے گا - کہ بی - اے کوئی درجہ ہے - جسے وفات یافتہ طالبعلم بوجہ موت کے پاس نہیں کر سکتا - اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ طالبعلم اس لئے مرگیا ہے - کہ بی - اے کوئی درجہ نہیں محض حماقت ہے نافہم -

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر صافی میں زیر آیت خاتم النبیین ایک روایت لکھی ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا - انا خاتم الانبیاء - وانت یا علی خاتم الاولیاء - کہ میں تو خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے اس روایت سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین سے نبوت کو بکلی مسدود نہیں سمجھا - اور حضرت علیؓ کے لئے خاتم الاولیاء کا لفظ استعمال کر کے خاتم الانبیاء کے معانی کی وضاحت کر دی -

صحابہ نے خاتم النبیین سے کیا سمجھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنہوں نے قرآن مجید کے معارف و نکات اور حقائق و دقائق پر اطلاع پائی وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں - اب ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے آیت خاتم النبیین سے کیا سمجھا سو واضح رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو قرآن مجید و حدیث کے سمجھنے میں نہایت درجہ کی لئیقہ و فہیمہ تھیں - آپکا قول ہے - "قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ" (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ اور تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵) کہ تم خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ' آپ کے اس قول سے ظاہر ہے - کہ وہ لوگ جنہوں نے خاتم النبیین کے لفظ سے یہ سمجھا تھا کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آسکتا وہ غلطی پر تھے - آپ نے اس غلطی کو دور کرنیکے لئے فرمایا - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تو ہیں - مگر اس کے معنے یہ "نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا - پس اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے خاتم النبیین کے یہ معنے کئے ہیں کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں وہ غلطی پر ہیں ۔"

علماء کرام کیا معنے سمجھے

اب ہم علماء کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں - اور دیکھتے ہیں کہ انہوں نے خاتم النبیین سے کیا سمجھا "

(۱) ملا علی قاری جو احناف میں ایک بہت بڑے پایہ کے عالم سمجھے جاتے ہیں - وہ اپنی کتاب موضوعات کبیر صفحہ ۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں "لو عاش ابراہیم وصار نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکانا من اتباعہ علیہ السلام .... فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذا المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ" -

کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اور اسیطرح حضرت عمرؓ بھی نبی ہو جاتے تو پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں سے ہوتے - اور ایسا ہونا خاتم النبیین کے مناقض و مخالف نہیں تھا - کیونکہ خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں - کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا - جو آپ کی امت سے نہ ہو اور آپکی ملت کو منسوخ کرے - پس جناب ملا علی قاری صاحب نے خاتم النبیین سے ہر قسم کی نبوت کو مسدود قرار نہیں دیا -

(۲) پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جنہیں خدا تعالیٰ نے مجددیت کے عہدہ پر سرفراز فرمایا تھا - آپ اپنی کتاب تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳ پر تحریر فرماتے ہیں -

"ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس "

خاتم النبیین سے مراد یہ ہے - کہ آپکے بعد ایسا کوئی شخص نہیں ہوگا جسے خدا تعالیٰ نئی شریعت دیکر لوگوں کی طرف مامور فرما وے -

(۳) مرزا مظہر جانجاں شہید دہلوی فرماتے ہیں -

"ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالۃ ختم نہ گردیدہ و در مبدء فیاض بخل و در یغ ممکن نیست" (مقامات مظہری صفحہ ۸۵)

(۴) سید عبد الکریم صاحب جیلی فرماتے ہیں -

"تشریعی نبوت کا حکم آنحضرت صلعم کے بعد منقطع ہو گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ٹھہرے "

(خزینۃ التصوف ترجمہ الانسان الکامل باب ۳۶ صفحہ ۱۷۲)

(۵) مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانئے مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں -

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو - تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئیگا " -

(۲) اسی طرح مولوی جلال الدین رومی فرماتے ہیں۔
مکر کن در راہ نکو خدمتے ٭ تا نبوت یابی اندر امتے۔۔۔
(مثنوی دفتر پنجم صفحہ ۴۲) پھر فرماتے ہیں۔

(۳) ختمہائے کانبیا بگذاشتند ٭ آن بدین احمدی برداشتند
یعنی جو اسرار الٰہی پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور گذشتہ انبیاء نے وہ اسرار سربمہر چھوڑے تھے۔ دین احمد کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود سے وہ تمام اسرار کھولدیئے گئے اسطور پر گویا آپ نبیوں کی مہر تھے۔

پھر فرماتے ہیں
(۳) قفلہائے ناکشادہ ماندہ بود ٭ از کف انا فتحنا بر کشود
(۴) بہر این خاتم شد است او کہ بجود ٭ مثل او نے بود نے خواہند بود
(۵) چونکہ در صنعت برد استاد دست ٭ نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است
(۶) در کشاد ختمہا تو خاتمی ٭ در جہان روح بخشان حاتمی

اسی کے موافق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں
"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دیگئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنی آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپکی توجہ روحانی نبی تراش ہے"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اربعین میں اپنے آپ کو خاتم الخلفاء۔ اور تریاق القلوب وغیرہ میں خاتم الاولاد اور خطبہ الہامیہ میں خاتم الاولیاء لکھا ہے۔ پس کیا پیغامی حضرات بتا سکتے ہیں۔ کہ خاتم الخلفاء۔ اور خاتم الاولاد اور خاتم الاولیاء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم سے وہی معنے مراد لئے ہیں۔ جو پیغامی صاحبان خاتم النبیین میں خاتم سے مراد لیتے ہیں۔ سنئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبہ الہامیہ میں خاتم الاولیاء کے معنے لکھ کر خاتم النبیین کے معنوں کو سمجھا دیا ہے آپ فرماتے ہیں۔
"انا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی ہو منی وعلیٰ عہدی"
میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں ہو سکتا مگر وہی جو مجھ سے ہو اور میرے عہد پر ہو۔ اسی طرح خاتم النبیین کے یہ معنے ہیں۔
ان نبینا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ہو منہ وعلیٰ عہدہ۔

اسی طرح اکابرین و بزرگان ملت اور علماء سلف وخلف نے خاتم کا لفظ اکثر مقامات پر استعمال کر کے بتا دیا ہے کہ خاتم کے معنی یہ نہیں ہوتے۔ جو عام طور لفظ خاتم النبیین سے مراد لئے گئے ہیں مثلاً فتوحات مکیہ کے ٹائیٹل پیج پر ہی ابن عربی رح کے متعلق خاتم الاولیاء لکھا ہے۔ اور اسیطرح خاتم المحققین۔ خاتم المحدثین۔ خاتم العلماء اور خاتم الاکابر وغیرہ الفاظ عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔
(۱) مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی رسالہ القاسم جلد ۲ ۹ کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں۔
"وہ اور خاتم الاکابر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات نے شہادت فاروقی کا نقشہ پیش کر دیا"
(۲) مولینا محمود الحسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات پر ایک مرثیہ لکھا ہے۔ اس مرثیہ کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے۔
"یہ حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ حضرت عالی ماوائے جہان مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولینا رشید احمد گنگوہی رح کی وفات حسرت آیات پر مرثیہ"
اب دیوبندی حضرات بتائیں کہ کیا خاتم الاولیاء والمحدثین سے یہ مراد ہے کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پر محدثیت اور ولایت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب ہزار کوششیں کیجائیں عبادات و ریاضات عمل میں لائی جائیں خدا کے آگے چیخ پکار کیجائے۔ حصول علم حدیث کے لئے لاکھ محنتیں و مساعی کیجائیں۔ نہ کوئی محدث بن سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شخص مقام ولایت تک پہنچ سکتا ہے۔ اگر یہ معنے خاتم الاولیاء والمحدثین کے نہیں ہیں۔ تو پھر خاتم النبیین میں لفظ خاتم سے کیوں خلاف ان معنوں کے استدلال کیا جاتا ہے۔

لفظ خاتم کے معنے

خاتم کے معنے عربی زبان میں مہر کے ہیں۔ اور مہر تصدیق کا کام دیتی ہے۔ خاتم کے معنے مہر لگانیوالا اور ختم کرنے والا دونوں کے ہیں۔ قرأت مشہورہ بفتح التاء ہے جسکے معنے مہر کے ہیں اور خاتم النبیین سے مراد نبیوں کی مہر۔ مطلب یہ ہے کہ آپ دیگر انبیاء کے لئے مہر کا کام دیتے ہیں۔ یعنی مصدق النبیین ہیں۔ کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو سچا تسلیم کیا جائے۔ چاہے وہ نبی آپ سے پہلے گزر چکا ہو۔ یا آپ کے بعد آنے والا ہو۔ اسکو سچا تسلیم کیا جائے گا جسکی آپ نے تصدیق کی ہو۔ ان معنوں کے لحاظ سے النبیین میں ال استغراق کا ہوگا۔ پہلے انبیاء کے لئے آپ مصدق اسطرح پر ہیں۔ کہ کسی نبی کی نبوت آپ کی نبوت سے علیحدہ ہو کر ثابت نہیں ہو سکتی مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ جو آپ سے بہ نسبت دوسرے انبیاء کے اقرب تھے۔ انکے ساتھ دو قومیں تعلقدار تھیں ایک یہود اور ایک عیسائی یہودی تو آپ کو نعوذ باللہ ملعون دروغگو اور کذاب خیال کرتے تھے۔ اور جو انکے ماننے والے عیسائی لوگ تھے وہ انہیں خدا کا بیٹا اور خدا تسلیم کرتے تھے۔
پس آپ کی نبوت کا کوئی بھی قائل نہیں تھا۔ مگر قرآن مجید نے آپ کے اصل مرتبہ کو بتایا جیسا کہ فرمایا۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول۔ کہ مسیح ابن مریم تو ایک رسول ہے۔ پس مسیح کی نبوت کو نہ عیسائی منوا سکتے تھے۔ اور نہ ہی یہودی کیونکہ وہ تو انہیں راستباز ہی نہیں سمجھتے تھے۔ پس اگر مسیح ناصری کی نبوت کو منوایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اسیطرح کرشن علیہ السلام کی نبوت کو منوایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پس آپ مصدق النبیین ہیں آپ جسکی تصدیق کر دیں کہ فلاں نبی برحق ہے تو وہ نبی سچا تسلیم کیا جائیگا۔ اسیطرح آخری زمانہ کے متعلق آپ نے فرمایا تھا۔ کہ امیں مسیح موعود آئیگا اور وہ نبی اللہ ہوگا۔
جس طرح آپ مصداق النبیین ہیں اسیطرح آپ کو جو کتاب دیگئی یعنی قرآن مجید وہ خاتم الکتب ہونیکے لحاظ سے مصدق الکتب ہے جیسا کہ لغت کی کتاب مجمع البحار جلد اول صفحہ ۳۲۹ میں لکھا ہے۔
"وہ اوتیت جوامع الکلم ای القرآن جمعت بہ الکتب السماویۃ وہو حجۃ علیٰ سائرہا ومصدق لہا"
مجھے قرآن مجید دیا گیا ہے۔ جو خاتم الکتب ہے ان معنوں میں کہ وہ مصدق الکتب ہے۔ یعنی باقی وہ تمام کلمات جنکی بابت منجانب اللہ ہونے کا دعوے کیا جائے۔ خواہ وہ مجھ سے پہلے کے ہوں یا بعد کے اگر ان میں سے کوئی کلمہ ان کلمات سے جو مجھے دیئے گئے ہیں کسی کلمہ کے مخالف ہو۔ تو وہ ہرگز منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ اسیطرح گذشتہ اور آئندہ آنیوالے انبیاء کی صداقت کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس نبی کا دعوے قرآن مجید سے سچا ثابت نہ کیا جا سکے۔ وہ نبی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور خاتم بمعنی ختم کرنیوالا نہیں تو پھر النبیین میں ال استغراق کا نہیں ہوگا۔ جیسے کہ آیت یقتلون النبیین میں ال استغراق کا نہیں ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہوگا کہ آپ شرعی انبیاء کے ختم کرنیوالے ہیں۔ نہ کہ غیر تشریعی امتی نبیوں کو جیسا کہ قرآن مجید کے خاتم الکتب ہونے سے مراد جبکہ کتابوں کا ختم کرنے والا مراد لیا جائے) یہ ہے کہ آئندہ کوئی نئی شریعت کی کتاب آسمان سے نازل نہ ہوگی۔ یہ نہیں کہ اس امت میں کوئی ملہم ہی نہ ہوگا۔ امت میں الہام کے جاری رہنے کا ہر ایک قائل ہے۔ پس اگر ایک ملہم کے الہامات کو ایک کتابی شکل میں جمع کیا جائے تو وہ کتب سماویہ میں سے شمار ہوگی۔ کیونکہ وہ خدا کا کلام ہے۔ کسی انسان کا کلام نہیں۔ پس قرآن مجید کے خاتم کتب سماویہ ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آئیگی۔ اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپکے بعد کوئی شرعی نبی نہ ہوگا۔ نافہم

ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ مہر بند کرنیکے لئے ہوتی ہے نہ تصدیق کرنیکے لئے۔ مثلاً خطوں پر جو مہر لگائی جاتی ہے۔ تو اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اب خط کا مضمون ختم ہو گیا۔ یہ اعتراض محض قلت تدبر وعدم تعمق وتفکر کا نتیجہ ہے۔ ایسے معترضین سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ ڈاکخانہ کی مہر جو لفافہ یا کارڈ پر لگائی جاتی ہے تو وہ خط کے مضمون کو ختم کرنیکے لئے ہوتی ہے۔ یا اسلیئے کہ تا دوسرے ڈاکخانہ والے سمجھ لیں کہ یہ فلاں ڈاکخانہ سے آیا ہے اسی طرح سمن وغیرہ پر جو مہر ہوتی ہے۔ وہ بھی تصدیق کیلئے ہوتی ہے۔ کہ سمن فلاں حاکم کی عدالت سے آیا ہے۔

خاتم کی غرض

احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مہر لگانے سے یہی فائدہ مدنظر ہوتا ہے کہ تا مکتوب الیہ سمجھ لے کہ یہ فلاں شخص کی طرف سے خط آیا ہے ملاحظہ ہو ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ مطبوعہ مجتبائی دہلی "عن انس بن مالک قال اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی بعض الاعاجم فقیل لہ انہم لا یقرؤن کتابا الا بخاتم فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اعاجم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ تو آپ سے عرض کیا گیا کہ عجمی لوگ ایسے خط نہیں پڑھتے۔ جن پر مہر نہ ہو۔ تو آپنے چاندی کی مہر بنوائی اور اسمیں "محمد رسول اللہ" کھدوایا۔ پس مہر اس لئے نہیں بنوائی گئی تھی۔ کہ مہر کے بغیر خط ختم نہیں ہو سکتا تھا بلکہ اسلئے تا تصدیق ہو جائے کہ یہ فلان شخص کی طرف سے خط آیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مہر انگوٹھے کے نشان کا کام دیتی تھا۔ یعنی جیسے آجکل اس شخص کا جو خود نہیں لکھ سکتا انگوٹھے کا نشان لگوایا جاتا ہے۔ ان اعاجم میں یہ رواج تھا کہ انگوٹھے کے نشان کی بجائے مہر لگائی جاتی تھے۔ اور اس سے وہی فائدہ مقصود ہوتا تھا جو آجکل انگوٹھے کے نشان سے اور مہر ایک شخص جانتا کہ انگوٹھے کا نشان اسی نے لگوایا جاتا ہے۔ کہ تا تصدیق ہو جائے کہ فلان معاملہ فلان شخص سے فلان شخص کا ہوا ہے۔

آخرالنبیین

پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپکو آخرالانبیا بھی تو کہا ہے۔ اگر آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہونا ہوتا تو آپ اپنے آپکو آخرالانبیا کیون کہتے۔

سوچنا چاہیئے کہ اگر آخرالانبیا سے یہی مراد ہے۔ کہ آپ سب نبیون کے آخر ہیں ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو اس صورت میں نزول مسیح سے بھی انکار کرنا پڑیگا۔ اور بصورت نزول ماننا پڑیگا کہ آخرالانبیاء وہی ہیں۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ لفظ آخر زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پس جو زمانہ کے لحاظ سے آخر ہوگا۔ وہی آخری نبی کہلائیگا۔ نہ وہ شخص جو پہلے وفات پاچکا ہو۔ اگر کہو کہ پہلا نبی آسکتا ہے اور آئندہ کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا تو اس قول کی تصدیق حدیث سے نہیں ہو سکتی کیونکہ حدیث میں کسی کا استثناء موجود نہیں ہے اسطرح تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ بلحاظ شریعت کے سب انبیاء میں سے آخری نبی تھے آپکے بعد کوئی شرعی نبی نہیں ہوگا۔ اور حدیث کا دوسرا فقرہ بھی ہمارے معنون کا مؤید ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "انی آخرالانبیاء وان مسجدی آخرالمساجد" کہ مین آخری نبی ہون اور میری مسجد سب مسجدون سے آخری ہے" تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی مسجد نہیں بنی؟ لکھو کہا مساجد بنائی گئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی مساجد بنائی گئیں تھیں تو پھر آپکا اپنی مسجد کو آخری مسجد قرار دینا۔ اسی وجہ سے ہے کہ آپ آخری شرعی نبی ہیں۔ آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو شرعی ہو اور وہ آپ کے قبلہ کو منسوخ کرکے کوئی اور قبلہ بنالے اور اپنی مسجد کا رخ بیت اللہ کی بجائے عکہ یا کسی اور جگہ کو قرار دے۔ ایسا مدعی نبوت جو آپکی شریعت کو منسوخ کرے اور آپکے قبلہ کو منسوخ کرے وہ کذاب ہوگا وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ پس آپ فرماتے ہیں۔ کہ میری مسجد آخری مسجد ہے۔ اور آئندہ جسقدر مساجد تعمیر کیجائینگی۔ وہ سب میری مسجد ہی کہلائینگی۔

کیونکہ وہ اسی کا ظل اور اسی کی نقل اور اسیکے نقشہ پر طیار کیجائینگی۔ اسی طرح آخرالانبیاء کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ شرعی انبیاء میں سے آخری ہیں۔ آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپکی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور آپکی نبوت کے مقابل پر کھڑا ہو کر دعوئے نبوت کرے۔ مگر ایسا نبی جو یہ کہے۔

فلیست نبوتی الا نبوتہ ولیس فی جبتی الا الوارد واشعتہ (استفتاء صفحہ ۱) کہ میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے علیحدہ نہیں بلکہ وہی ہے۔ اور میرے جبہ میں اسیکے انوار اور اسیکی شعاعیں ہیں۔ تو ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخرالانبیاء ہونیکو مانع نہیں ہے۔

پھر آخر کا لفظ بھی خاتم کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس سے یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ اسکے بعد اس جنس سے کوئی نہیں ہوگا جیسا کہ امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب الاشباہ والنظائر جلد ۳ صفحہ ۱۳ میں۔ تقی الدین۔ ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیۃ الحرانی کے متعلق لکھا ہے۔

"در سید نا العالم العلامۃ الاوحد الحافظ المجتہد الزاہد العابد القدوۃ امام الائمۃ قدوۃ الامۃ علامۃ العلماء وارث الانبیاء آخرالمجتہدین اوحد علماء الدین"۔

آخرالمجتہدین سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ ان کے بعد کوئی دنیا میں مجتہد نہیں ہوگا۔ امام صاحب نے آخرالمجتہدین سے صرف ابن تیمیہ کے کمال درجہ کے مجتہد ہونیکا اظہار کیا ہے۔ نہ اس بات کا کہ ان کے نزدیک ابن تیمیہ کے بعد اور کوئی مجتہد نہ ہوگا۔ اسیطرح آخرالنبیین سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ ایسے کمالات نبوت کے لحاظ سے آخری ہیں۔ ایسا کوئی کمال نبوت کا باقی نہیں رہا۔ جو آپ میں نہ پایا جاتا ہو اور وہ کسی دوسرے نبی میں پایا جائے۔ پس اس لحاظ سے آپ آخری نبی تھے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپکی طرح مستقل اور صاحب شریعت ہو۔ (باقی آئندہ)

عدن سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مفصل تار

اہم امور سلسلہ کے متعلق ضروری ہدایات

(تار بنام مولانا مولوی شیر علی صاحب)

۱۱ بجکر ۱۰ منٹ عدن۔ ۲۲ جولائی کا حسب ذیل تار ۲۴ جولائی کو قادیان پہنچا۔ الحمد للہ عدن بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں۔ "سول" اور قادیان کے اخبار باقاعدہ بھیجے جائیں۔ ڈاک اور پارسل وغیرہ۔ تھامس کک اینڈ سن کی معرفت ۳۱ جولائی تک پورٹ سعید بھیجے جائیں۔ اور اسکے بعد لنڈن۔

جو مضمون کانفرنس میں پڑھا جائیگا اسکی نظر ثانی کرنے میں جلدی کی جائے۔ اسکی ایک کاپی سکرٹری کانفرنس کو اور ایک مجھے بھیجدی جائے۔ باقی ہر دو مضامین کے چھپوانے میں جلدی کیجائے۔ اگر برلن یا لنڈن سے کوئی خبر آئی ہو۔ تو اسکی اطلاع بذریعہ تار پورٹ سعید دیجائے۔

بخارا مشن جب کوئٹہ سے روانہ ہو جائے۔ تو اسکی اطلاع بھی بذریعہ تار دیجائے۔

مولوی نعمت اللہ خان صاحب کابلی کے مذہبی اختلاف کی وجہ سے قید کئے جانے کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ اور ان کی آزادی کے جد و جہد کی جائے۔

حادثہ بھیرہ کے حالات کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دیں یہ حادثہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اہم ہے۔

سلسلہ کی عزت کی حفاظت نہایت ضروری ہے اپنے طور پر تحقیقات کریں۔ اگر اس میں احمدیون کا قصور نکلے۔ تو ان کو تنبیہ کیجانی چاہیئے۔ اور جو شخص یا اشخاص اس فساد کے اصل بانی ہوں۔ ان کا مقاطعہ کرنے کے متعلق میرے پاس رپورٹ آنی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ مظلوم ہیں۔ تو انہیں اپنے سلسلہ کا احترام قائم رکھنے کے لئے ہر طرح سے پوری امداد دینی چاہیئے۔ لڑنے اور فساد کرنے کے متعلق عام طور پر بذریعہ اعلان اظہار ناپسندیدگی اور برأت ہونا چاہیئے۔ احمدیون کو چاہیئے۔ کہ دوسرون کو تکلیف پہنچانے کی بجائے خود ظلم برداشت کرلیا کریں۔

بھیرہ کے احمدیون کو ہدایت کردی جائے۔ کہ وہ اپنے تمام بیانات وغیرہ میں صداقت اور محض صداقت کو اختیار کریں اللہ تعالیٰ آپ کی اور ان کی مدد کرے۔ فساد کی وجہ اور اس کی تفصیلات سے بذریعہ تار اطلاع دیں"۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

سہولت اور اخراجات کی کمی کی بنا پر یہ انتظام بھی کیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تار دینا چاہیں۔ تو بجائے سارا پتہ لکھنے کے صرف "حضرت" معرفت تھامس کک اینڈ سنز کا لفظ لکھنا کافی ہوگا۔ اور اسی طرح خطوط پر حضرت خلیفۃ المسیح لکھنا یا خلیفۃ المسیح لکھنا کافی ہے۔ انگریزی پتہ یہ ہے)

Hazrat Khalifatulmasih
C/o-Thomas Cook & Son -
Ludgate - Circus London

بھیرہ کے احمدی مشکلات میں

کچھ عرصہ سے بھیرہ کے مسلمانون کو بعض مولوی صاحبان احمدیون کے خلاف سخت اشتعال دلا رہے ہیں۔ آخر عید کے دن بھیرہ میں فساد ہو گیا۔ اسوقت تک جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فساد کی ابتدا غیر احمدیون کی طرف سے ہوئی۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ لڑائی میں ایک آدمی بھی مارا گیا۔ دریافت حالات کے لئے قادیان سے جناب مفتی محمد صادق صاحب اور جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل بھیجے گئے ہیں ان کے آنے پر مفصل حالات سے اطلاع دیجائیگی۔

نظم

التجائے قادیان

بزبان سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جناب بیگم صاحبہ نے مندرجہ ذیل نظم ایسی حالت مین کہی جبکہ آپکی طبیعت علیل تھی - اس نظم مین آپنے قلبی کیفیات کا اظہار کیا ہے اور جس سوز و گداز سے یہ نظم کہی گئی ہے - اور جس قسم کی اضطرابی و بیقراری دل کا اور انتہائی درجہ کی الفت و محبت کا اظہار کیا گیا ہے وہ قارئین کرام پڑہکر معلوم کر سکتے ہین - اور حقیقت مین یہ نظم تمام جماعت کے قلبی جذبات کا آئینہ ہے - خدا تعالیٰ ان الفاظ کو جلد سے جلد قبولیت کا جامہ پہنائے اور ہماری روح رواں کو مظفر و منصور باصد کامیابی و کامرانی واپس دارالامان لائے آمین -
چونکہ یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی نظم مندرجہ صـ۱-۲ کے جواب مین ہے - اس لئے اسی پرچہ مین اسکو بھی درج کیا جاتا ہے -

شمس

سیدا! ہے آپ کو شوقِ لقائے قادیان
ہجر مین خون بار ہین یان چشمہائے قادیان

سب تڑپتے ہین کہان ہے زینتِ دارالامان
رونقِ بستانِ احمد دلربائے قادیان

جان پڑاتی تھی جن سے وہ قدم ملتے نہین
قالب بے روح سے ہین کوچہ ہائے قادیان

فرقتِ مہ مین ستارے ماند کیسے پڑ گئے
ہے نرالا رنگ مین اپنے سمائے قادیان

وصل کے عادی سے گھڑیان ہجر کی کٹتی نہین
بارِ فرقت آپ کا کیونکر اٹھائے قادیان

روح بھی پاتی نہین کچھ چین قالب کے بغیر
ان کے منہ سے ہی نکل جاتا ہے "ہائے قادیان"

ہو وفا کو ناز جسپر جب ملے ایسا مطاع
کیون نہ ہو مشہورِ عالم پھر وفائے قادیان

کیون نہ تڑپا دے وہ سب دنیا کو اپنے سوز سے
درد مین ڈوبی نکلتی ہے صدائے قادیان

اس گلِ رعنا کو جب گلزار مین پاتی نہین
ڈھونڈنے جاتی ہے تب بادِ صبائے قادیان

یاد جو ہر دم رہے - اسکو دعائے خاص مین
کس طرح دینگے بھلا اہلِ وفائے قادیان

کشتیٔ دینِ محمدؐ جس نے کی تیرے سپرد
ہو تیری کشتی کا حافظ وہ خدائے قادیان

منتظر ہین آئین گے کب حضرت فضلِ عمر
سوئے رہ نگران ہین ہر دم دیدہ ہائے قادیان

مانگتے ہین سب دعا ہو کر سراپا آرزو
جلد شاہِ قادیان تشریف لائے قادیان

شمسِ ملت جلد فارغ دورۂ مغرب سے ہو
مطلعِ مشرق سے پھیلائے ضیائے قادیان

خیریت سے آپ کو اور ساتھ سب احباب کو
جامع المتفرقین جلدی سے لائے قادیان

آئین منصور و مظفر کامیاب و کامران!
قصرِ تثلیثی پہ گاڑ آئین - لوائے قادیان

پیشوائی کے لئے نکلین گھرون سے مرد و زن
یہ خبر سن کر کہ آئے پیشوائے قادیان

ابرِ رحمت ہر طرف چھائے - چلے بادِ کرم
بارشِ انوار سے پُر ہو فضائے قادیان

گلشنِ احمد مین آجائے بہار اندر بہار
دل لبہائے عندلیبِ خوشنوائے قادیان

معرفت کے گل کھلین تازہ بتازہ نو بہ نو
جن کی خوشبو سے مہک اٹھے ہوائے قادیان

مانگتے ہین ہم دعائین آپ بھی مانگین دعا
حق سنے اپنے کرم سے التجائے قادیان

علم و توفیقِ بلاغِ دین ہوان کو عطا
قادیان والون کا ناصر ہو خدائے قادیان

راہِ حق مین جب قدم آگے بڑہا دے یکبار
سر بہی کٹ جائے نہ پہر پیچھے ہٹائے قادیان

خالقِ ہر دو جہان کی رحمتین ہون آپ پر
والسلام اے شاہِ دین اے رہنمائے قادیان

دلچسپ مکالمہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس حدیث سے تو صاف ظاہر ہے کہ آپ عاشق نہین ہوئے تھے کیونکہ اگر آپ عاشق ہوتے تو آپ کو آیت چھپانیکی کیا ضرورت تھی بلکہ آپ تو اسکا اظہار بڑی خوشی سے فرماتے -

غیر احمدی - یہ معنے پہلے بہی کسی نے کئے ہین -

شمس - اگر نہ بہی کئے ہون - تو مین یہ معنے کرتا ہون - اگر کوئی اعتراض ہے تو پیش کیجئے

غیر احمدی - واہ اگر پہلون مین سے کسی نے یہ معنے نہین کئے تو ہم کیسے مان لین -

شمس - حدیث عربی زبان مین ہے - اگر آپ کو میرے معنون پر کوئی اعتراض لغوی لحاظ سے ہو - یا عقلاً اس پر کسی قسم کی جرح ہو سکتی ہو - تو کرین -

غیر احمدی - دوسرے کو مخاطب کر کے - یہ ماننے والے نہین ہین ان سے جھگڑنے کا کیا فائدہ -

آخر سب خاموش ہوگئے - ہم بہی چپ کر گئے - اس مکالمہ سے صاف ظاہر ہے - کہ مولویون کی حالت بالکل عیسائی اور یہودیون کی سی ہوگئی ہے ان کو ذرا نہین معلوم ہوتا - کہ ایا ایسی باتون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ظاہر ہوتی ہے یا ہتک ہوتی ہے - سچ ہے

زبوئے نافۂ عرفان چو محروم ازل بودند
پسندیدند شان سنبل این مذلت را

تمام دنیا مین تعلیم یافتہ مسلمانون کی تعداد

مسلمانون کی تعلیمی حالت نہ صرف ہندوستان مین بلکہ تمام عالم مین تباہ نظر آتی ہے - مسلمانون نے طلب العلم فریضۃ کے جرعہ سے فیضیاب ہونیکی بجائے فنجہل فوق جہل الجاہلینا - کا غلط مفہوم لیکر جہالت کی طرف نہایت خطرناک قدم بڑہایا ہے - حالانکہ شاعر کا مطلب یہ تھا کہ ہم جہالت کی سزا اچھی طرح دیا کرتے ہین - اگر کوئی لڑائی کرے تو ہم اسکو اچھی طرح لڑائی کا مزہ چکھاتے ہین - اسکے مطابق تو چاہئے تھا - کہ جب دوسری اقوام نے علم مین ترقی کی تہی - تو مسلمان اس سے بڑہکر علم مین ترقی کرتے مگر افسوس کہ مسلمانون نے معکوس ترقی کی -

"حساب لگایا گیا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے مسلمان صرف ۵ فی صدی تعلیمیافتہ ہین کیا یہ قابل افسوس نہین" - (شیعہ کالج نیوز)

بمبئی مین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ورود اور روانگی

جہاز پر سوار ہونے اور جہاز کے روانہ ہونیکا نظارہ

آقا اور خدام کی بیقراری کا منظر

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالی کے بمبئی پہنچنے پر جہازی سفر کی تیاری کے لئے نہایت قلیل وقت تہا - اس لئے حضور کے وہان تک پہنچنے اور پہر وہان سے روانہ ہونے کی مفصل اطلاع اس سفر کے ہیڈ جناب شیخ یعقوب علی صاحب نہ بہیج سکے اور پہر بحری سفر کی وجہ سے تا حال نہین پہنچ سکی وہ حالات جب پہنچینگے - اسوقت شائع کئے جائینگے فی الحال وہ اطلاع درج کیجاتی ہے جو برادر نثار احمد صاحب نے بمبئی سے بہیجی ہے احباب پڑہین اور اگر ممکن ہو تو اس بے قراری اور بیچینی کا اندازہ لگائین جو حضور کو ساحل ہند سے جدا ہونے پر ہوئی - اور الفت و محبت کو دیکہین جو حضور نے موجود الوقت خدام سے دکہائی -

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۴ جولائی ۲۴ء پانچ بجے شام پنجاب میل جی آئی پی ریلوے سے بوری بندر (وکٹوریہ ٹرمینس) اسٹیشن پر اترے - جماعتہائے احمدیہ بمبئی حیدر آباد مالابار - پونا - سورت - یادگیر - وغیرہ وغیرہ کے بہت سے احباب اپنے پاک امام کی زیارت کیلئے گاڑی کے آنے سے پہلے سٹیشن پر حاضر تھے جونہی گاڑی سٹیشن پر آکر کہڑی ہوئی - حضور کے شیدائیون نے گاڑی کو آنکر گہیر لیا - ہر ایک کو یہی خواہش تہی کہ وہ حضور کی زیارت اور مصافحہ پہلے کرے - اس کشاکش مین بہتون کو دہکہ پر دہکہ لگ رہا تہا - لیکن محبت بہی عجیب چیز ہوتی ہے - جو کہ انسانون کو بالکل دیوانہ بنا دیتی ہے اور اس کے جوش مین ہر ایک دکہ بہی باعث راحت اور ہر ایک خار ایک گل معلوم ہوتا ہے - ان دہکون اور ٹہوکرون کا اسوقت کسی کو احساس نہ تہا - بلکہ ہر شخص جوش محبت مین شاداں آگے بڑہتا - مصافحہ کرتا اور حضور کے گلے مین پہولون کا ہار ڈالتا جن کی یہانتک کثرت ہو گئی کہ حضور کے ہمراہیون مین سے بعض کو مجبوراً لوگون کو بس کر دینے کے لئے کہنا پڑا - لیکن انکی کون سنتا تہا ہر ایک نے اپنی اس خواہش کو پورا کیا - جب تمام لوگ مصافحہ سے فراغت حاصل کر چکے - تو پلیٹ فارم ہی پر مجمع کا فوٹو لیا گیا اسکو بعد حضور مع چار پانچ اصحاب کے موٹر پر سوار ہو کر ٹامس کک اینڈ سنز کے دفتر مین تشریف لیگئے کچہہ دیر وہان ٹہیرنے کے بعد انجمن احمدیہ بمبئی کے مکان پر تشریف لائے - اور نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑہائی - نماز کے بعد بمبئی کے ایک دو سیٹہہ جو ملاقات کے لئے آئے - ان کے ساتھ مسئلہ نبوت پر رات کے ۱/۲ ۹ بجے تک گفتگو فرماتے رہے - اسکے بعد کہانا کہایا اور قریباً ۱/۲ ۱۲ بجے تک باوجود دو تین دن کی سفر کی کوفت کے تحریر مین مشغول رہے صبح چار بجے تمام احباب اٹہہ بیٹہے اور سامان وغیرہ درست کرنا اور اسپر چٹین وغیرہ لگانا شروع کر دین - کیونکہ جہاز نے جس کا نام ایس - ایس - افریقہ تہا اسی روز صبح نو بجے چلنا تہا - نماز صبح سے فارغ ہوتے ہی سامان موٹر لاری پر لادا گیا اور حضور کے ہمراہی موٹرون پر اور وکٹوریا گاڑیون پر سوار ہو کر وکٹوریہ ڈاک جہان پر

سے کہ جہاز کو چلنا تہا روانہ ہونے شروع ہو گئے - اسوقت مالابار کی جماعت نے حضور کا ایک فوٹو علیحدہ اپنے ساتھ انجمن احمدیہ کے مکان کے سامنے کہنچوایا - اسکے بعد حضور بہی موٹر پر سوار ہو کر وکٹوریہ ڈاک پر پہنچ گئے - جہاز کے چلنے مین ابہی کچہہ دیر تہی حضور جہاز کے نیچے خدام کے مجمع مین کہڑے رہے - اسی اثنا مین تمام سامان جہاز کے اوپر چڑہا دیا گیا - حضور نے ایک طویل دعا کے بعد سب کے ساتھ مصافحہ کیا احباب نے پہر پہولون کے ہار پہنائے چونکہ جہاز کی روانگی کا وقت قریب تہا اسلئے حضور نے سیڑہی پر چڑہنا شروع کیا اسوقت کا نظارہ ایسا تہا - کہ قلم اس کے بیان سے قاصر ہے - حضور سیڑہی پر سے آہستہ آہستہ چڑہتے جاتے تہے اور تمام خدام کے ساتھ جو سیڑہی کے نیچے کہڑے تہے دوبارہ مصافحہ کرتے جاتے تہے سب کے دل اسوقت نہایت بیچین تہے اور اکثر حصہ اپنے پیارے آقا کے کچہہ عرصہ جدا ہونے پر غم کے آنسو بہا رہا تہا - حضور کی آنکہین بہی جوش محبت اور اپنے غلامون کی جدائی کے خیال سے پرنم تہین - جب تمام لوگ مصافحہ کر چکے - تو حضور تختۂ جہاز پر جا کہڑے ہو گئے - نیچے تمام خدام کان حضور کے چہرے کی طرف ٹکٹکی لگائے کہڑے تہے - اور انتظار کر رہے تہے کہ اتنے مین جہاز کا پہلا بگل ہوا - حضور جوش محبت مین پہر دوبارہ سیڑہیون پر بڑی تیزی سے تشریف لائے - اور لوگون نے پہر حضور سے مصافحہ شروع کر دیا - جب تمام لوگ پہر مصافحے سے فارغ ہو گئے - تو حضور نے تختۂ جہاز پر کہڑے ہو کر دوبارہ دعا کے لئے ہاتہہ اٹہائے - اسوقت بہت لوگون کی جوش رقت سے چیخین نکل گئین - اس پر درد نظارہ کو بہت سے انگریز اور لیڈیان اور دیگر مسافر اور ملازمین جہاز بڑی حیرت کے ساتھ دیکہہ رہے تہے اسی دوران مین جہاز کے افسر نے اپنے ایک چہوٹے سے کیمرے کے ذریعہ حضور کا فوٹو لیا - اب جہاز کے ایک ملازم نے چارون طرف پہر کر جہاز کے اوپر گہنٹہ بجایا اور دوسرا بگل ہوا - سیڑہی اتار لی گئی - لنگر اٹہائے گئے - اور جدائی کی گہڑیان حسرت زدہ آنکہون کے سامنے پہرنے لگین آخری بگل ہوا اور جہاز نے نہایت سست رفتار کے ساتھ خرامان خرامان چلنا شروع کیا اسوقت حضور تختۂ جہاز پر کہڑے اپنے خدام کی طرف دیکہتے اور دعا کرتے رہے آہستہ آہستہ جب وہ حصہ جہان پر حضور کہڑے تہے ہم سے اوجہل ہونا شروع ہو گیا تو حضور نہایت تیزی اور جوش محبت کے ساتھ جو ایک مادر مہربان اور مشفق والد کو اپنے عزیز بچون کی جدائی پر ہوتا ہے جہاز کے اس حصہ کی طرف آ گئے جو خدام کے نزدیک تہا آہستہ آہستہ یہ حصہ بہی دور ہو گیا - تو حضور نہایت سرعت کے ساتھ اس حصہ کی طرف بڑہے جو پہلے حصہ کی نسبت کچہہ کم فاصلہ پر تہا - غرض کے حضور نے جہاز کے کونون پر کئی چکر لگائے اور اتنی دیر تک کہڑے ہوئے نظر آتے رہے - جبتک کہ جہاز تیز ہو کر اتنی دور نہ نکل گیا کہ حضور کا جسم مبارک ہم سب کی نظرون سے اوجہل ہو گیا - اسوقت کے پر درد نظارہ اور حضور کا بار بار لوٹ کر اپنے خادمونکے زیادہ نزدیک ہو کر دیکہنے کی خواہش سے پتہ لگتا تہا کہ ایک روحانی باپ کو اپنے مریدون کے ساتھ کسقدر محبت ہوتی ہے - اور وہ کسقدر الفت و پیار اپنے دل مین رکہتا ہے کہ جسکے مقابلہ مین جسمانی والدین کی محبت بالکل ہیچ اور ادنی ہے جہاز کے روانہ ہونیکے بعد تمام احباب نہایت افسردگی کی حالت مین اپنے پیارے آقا کی سلامتی کے لئے دعائین مانگتے ہوئے واپس لوٹے اور باقی تمام دن بیچینی اور اداسی مین کاٹا - خاکسار - نثار احمد عفی اللہ عنہ (از بمبئی)

گائے اور خنزیر

ہندو جرائد نے شور مچا رکہا ہے - کہ دہلی مین گائے کا جلوس نکالا گیا - حالانکہ یہ ایسا سیاہ جہوٹ ہے - جسمین بیاض صدق کا ذرہ بہی نشان نہین پہر ہمعصر ملاپ مسلمان لیڈرون اور اخبارون پر یہ الزام لگاتا ہے - کہ وہ گائے کا جلوس نکالنے والون کی حمایت کرتے ہین - لکہتا ہے -

”اس حمایت سے وہ ہندوؤن کو بہی یہ سبق سکہانا چاہتے ہین - کہ وہ بہی مسلمانون کے قدم بقدم چلین اور وہ بہی سؤر کا جلوس نکالکر اسکو ذبح کیا کرین“ ان عقلمندون سے کوئی پوچہے کہ خنزیر اور گائے کا تقابل کیسا - خنزیر مسلمانون کے نزدیک ایک نجس اور ناپاک اور گندی چیز ہے جسکا نام ہی اسکے خبث اور پلیدی پر دلالت کرتا ہے - کیونکہ خنزیر خنز اور ار سے مرکب ہے - اسیطرح اسکا دوسرا نام سؤر بہی سُو اور ار سے مرکب ہے - ان دونون کے معنی ہین ”مین اسکو بُرا دیکہتا ہون“ تیسرا نام اسکا بد بہی ہے اسکے معنے بہی بُرے ہین - مگر گائے کو تو ہندو ایک مقدس اور قابل پرستش جانور خیال کرتے ہین اور اسکو ”ماتا“ کے لفظ سے یاد کیا کرتے ہین - یہانتک کہ ویدون نے بہی اسی لا ثانی ہستی قرار دیا ہے - مگر قرآن مجید نے صرف خدا تعالی کی ہستی کو ایک لا ثانی ہستی مانا ہے اور گائے کے متعلق فرمایا ہے ”ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرہ“ کہ وہ ایک چہری کی مار ہے - اگر ہندو صاحبان خاص کر ایڈیٹران جرائد جو اس امر کی لوگون کو ترغیب و تحریص دے رہے ہین اسپر عمل پیرا ہون اور خنزیرون کا زمین سے صفایا شروع کر دین - تو مسلمان ہرگز برا نہین مانینگے بلکہ خوش ہونگے - کہ خس کم جہان پاک - ایسی نجس اور پلید شے سے زمین صاف ہو گی مگر ایسا کرنے سے مندرجہ ذیل امور ضرور لازم آئینگے -

اول - مسلمانون پر جو جیو ہتیا کا الزام لگایا جاتا ہے وہ درست نہین ہے کیونکہ مقابلہ مین ہندو بہی ایسا کرنے کو تیار ہین

دوم - معلوم ہو گا کہ ویدون مین جانورون کے ذبح کرنیکا ضرور جواز پایا جاتا ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ گائے کی بجائے خنزیر کے ذبح کرنیکا حکم ہو

سوم - اگر جواز نہین پایا جاتا - تو پہر ویدونکے خلاف عمل کرنیکا الزام عائد ہو

چہارم - خنزیر کے گوشت کے متعلق ڈاکٹری تحقیقات یہ ہے اسکا گوشت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور بیحیائی کی قوت کو بڑہاتا ہے - اگر خوف ہے تو یہی کہ خنزیر کہانے سے ہندوؤن مین بیحیائی کی قوت بڑہجاویگی - خصوصاً آریہ سماج تو آگے ہی زبان درازی اور صالحین اور مقدس لوگونکی توہین کرنے مین بڑی مشاق ہے پہر نہ معلوم کیا طوفان برپا کریگی - مگر اسکے ساتھ ہی یہ بات بہی ہے کہ اسکے گوشت کہانیسے انسان شجاع نہین بن سکتا بلکہ متہور ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسے جانورونکا شکار کرنا جنمین تہور پایا جاتا ہے آسان ہوتا ہے -

پنجم - نیز اگر مہاشہ صاحبان سؤر کا جلوس نکالکر ذبح کرینگے تو مسئلہ تناسخ یا آواگون کی رو سے یہ ماننا پڑیگا کہ پہلے جنم مین مہاشہ صاحبان بہی صفائی کا قدرتی انسپکٹر رہ چکے ہین - اور ان کا بہی اسیطرح جلوس نکالا گیا جسکا وہ اب بدلہ لے رہے ہین -

ششم - طبی اور ڈاکٹری تحقیقات سے ثابت ہے - کہ غذا کا انسان کے جسم اور روح پر اثر پڑتا ہے - اور انسان جو غذا کہاتا ہے - وہ خون بنکر انسان کے جسم کا ایک حصہ بنتی ہے - پس اگر مہاشہ صاحبان خنزیر کہانا شروع کر دینگے - تو لازمی طور پر خنزیر کا گوشت خون بنکر ان کے اجسام کا جزو بنیگا - اور اسکے گوشت کے بوجہ نجس اور ناپاک ہونیکے انکی روح پر اچہا اثر نہین پڑیگا بلکہ ناشائستہ افعال کے صدور کا موجب ہو گا - ممکن ہے کہ برے اعمال کے نتیجہ مین اگلے جنم مین انہین صفائی کا قدرتی انسپکٹر ہی بننا ہو

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ مین ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر مین سلسلہ کے خادم قدیم اور مسٹو رین کی حیثیت سے جارہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اس کے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہین میری غیر حاضری مین - **الحکم** اور **قادیب** (لنسا) کی کیا انتظام ہوگا اسکے متعلق مین انشاء اللہ العزیز روانگی سے پہلے اعلان کرونگا اور اپنی اور جماعت کے فرائض متعلقہ الحکم پر توجہ دلاؤن گا اور الحکم قوم کی ہے اور مین اسے قوم ہی کے سپرد کرکے اس سفر پر جارہا ہون اسکی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا اس تقریب کی خوشی مین مین نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دیجائین جو احباب اس تحریک مین حصہ لین گے وہ یہی نہین کہ نہایت مفید اور ضروری قریباً مفت حاصل کرلین گے بلکہ وہ اس اپنے **خادم قدیم** کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری مین امداد دینے والے ہونگے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دیجائینگی -

(۱) ان کتابون مین **قرآن مجید** کے ترجمے اور تفسیری پارون کے نوٹ کے دس پارے بھی ہین جن کی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی قیمت صرف چار روپیہ علاوہ محصولڈاک ہوگی (پارہ ۲۴ لغایت ۳۰ و ۱۵ لغایت ۱۷)

مراۃ الجہاد - جس مین مسئلہ جہاد کی حقیقت و اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہین اصلی قیمت ۱۲ رعایتی قیمت (۱۲)

مکتوبات احمدیہ :- (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے مکتوبات اصل قیمت فی حصہ ۸ رعایتی قیمت . . . . . (۴)

خطبات کریمیہ :- حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے خطبات اصل قیمت فی جلد ۴ رعایتی قیمت . . . . . (۲)

مالا بار مین احمدیت کی تاریخ :- حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ **مجاہد مصر** کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور مجاہد مصری نے ہی اسے چھپوایا تھا پس اس کتاب کی خریداری سے مصری محسن کی تائید کا ثواب بھی ہوگا اس کتاب مین کوئی رعایت نہین - قیمت (۱۰)

برہان الحق :- عیسائی مذہب کی تردید مین نہایت زبردست رسالہ جو حضرت مسیح موعود کے عہد سعادت مین ایک نومسلم گرایجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳ رعایتی قیمت ۱

ادعیۃ القرآن :- قرآن مجید کی دعائین اور انکا ترجمہ قاضی اکمل صاحب کا لکھا ہوا قیمت رعایتی . . . . (۱)

چار روپیہ مین حکیم حاذق

آئین کدہر ہین آج قدردان کمال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

مجربات نورانی یعنی طب انسانی :- بزبان اردو جو کمال محنت اور جستجو کے بعد برسون کی عرق ریزی کے بعد حکما سلف کی پرانی بیاضون کے نسخون کی چھان بین کرکے انکے عرق کا تیل نکال کر تالیف کیگئی ہے جسمین انسان کی جسم کے تمام امراض مثلاً اور برائی الجھی میوی داخلی اور خارجی تمام بیماریون کا سر سے پاؤن تک شرطیہ اور مجرب المجرب ۵۰۸ نسخہ جات درج کئے گئے ہین - گویا علم حکمت بحر لا انتہاہی کو ایک کوزہ مین بند کر دیا گیا ہے - مجربات کیا ہے گویا یونانی طب کا سرمایہ حیات اور متاع زندگی ملاتی جاچکی ہے اگر آپ اور اپنے خویش و اقارب کی زندگی بخیر و عافیت گذارنا چاہتے ہین تو آج ہی مجلد مجربات نورانی ملاحظہ فرمائیے جو وقت بیوقت آپ کو مدد دیوےگی - اور اسکے بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے سے انسان ہمیشہ تندرست و توانا رہ سکتے ہین اور ہر ایک شخص اس سے مفید ہو سکتا ہے بخصوصاً اہل حکمت کے لئے رہبر کامل ہے کتاب حجم ۶۰۴ صفحہ تقطیع ۲۲ × ۱۸ کاغذ چھپائی دیدہ زیب قیمت مجلد للعہ بے جلد ہے

ملنے کا پتہ حکیم نور محمد کشمیری بازار لاہور

اطلاع

خریداران الحکم کو اطلاع دیجاتی ہے - کہ جن کے ذمہ بقایا ۱۹۲۲ء کا ہے انکے نام وی پی کئے گئے ہین مہربانی کر کے اب وہ کوئی عذر پیش نہ کرین - سال بجائے پیشگی قیمت کے اب ڈیڑھ سال سے اوپر ہوگیا ہے اور انہون نے قیمت ابھی تک ۱۹۲۳ء کی نہین دی - اور جن سرپرستون کے نام پیشگی قیمت کا وی پی گیا ہے - وہ بھی خیال فرماوین - کہ اب نود قرد الون کا حق - پیر ایسی صورت کہ سوا بھی جبکہ ایڈیٹر الحکم دینی خدمت کے واسطے حضرت صاحب کے ساتھ سفر پر ہین - ایسی صورت مین آپ ہماری ہر طرح مدد فرماکر حوصلہ افزائی فرمائینگے اگر حساب کی غلطی ہو تو وی پی امانت مین رکھکر دفتر سے پتہ منگائیین - اگر وہان سے تسلی بخش جواب انکو نہ ملے تو پھر وہ خاکسار سے اس پتہ پر خط و کتابت کرکے دریافت فرمالین -

میرا پتہ یہ ہے - معرفت ڈاکٹر محبوب عالم صاحب احمدی ایس - اے - ایس جے پور ریاست شیخ محمد ابراہیم علی احمدی والسلام طالب دعا - شیخ محمد ابراہیم علی سابق منیجر الحکم جے پور

ھو الشافی

مشکلین آسان ہوئین دکھ درد سب جاتے رہے

۱- معجون شاہی یا اکسیر جریان :- خوشخبری ہو کہ ہماری دس سال کی کامل محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمین معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیون سے اور قیمتی اجزاء سے مرکب ہے عطا فرمائی جو کہ جریان اور خواب مین بلا ارادہ منی کے خارج کرنے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریون کے ازالہ کرنے مین فی الواقعہ ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بدعنوانیون اور غلط کاریون کے جملہ نتائج کی اصلاح کرنے مین اسکو ایک خاص خصوصیت ہے قیمت فی پاؤ ۸

۲- روغن اکسیر اعصاب :- بعض حالتون مین اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر بھی طلا کرنا پڑتا ہے جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی ضعف اور اعضائے تناسل کی کمزوری کے ازالہ کرنے مین بجلی کا کام دیتا ہے فی شیشی روغن اکسیر اعصاب (عہ)

۳- کشتہ طلاء :- جسکو ہم نے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اسمین یاقوت اور کشتہ طلاء مین کشتہ فولاد شامل کرنے سے اسکی قوت طاقت مین اور بھی چار چاند لگ گئے ہین - اسکے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے - صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہین جو کہ یہ ہے سونا دل و دماغ کو تقویت دینے والا - فہم و فکر کو تیز کرنے والا معدہ اور جگر و دل کے ضعف کو دور کرنے والا اور امراض سودائی خفقان غم حزن جنون در دہ صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ ضعف گردہ کو دفع کرنے والا قلب مین اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے - الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے قیمت فی خوراک ۴ سینکڑہ خوراک عہ

۴- حب مقوی باہ :- یہ گولیان ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب مین واقعی اپنے اندر مسیحائی اثر رکھتی ہین ضعف باہ اور ضعف معدہ کے لئے اکسیر ہے - باقاعدہ مسلمون کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مرضون مین مبتلا رہی بفضل خدا صحت یاب ہوگئے ہین قیمت فی سینکڑہ عہ ایک روپیہ کی سولہ گولی

۵- اکسیر سوزاک :- سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے - جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا دور کر دیتی ہے قیمت ایک ہفتہ . . . . . عہ

۶- سرمہ مروارید ی :- یہ سرمہ بصارت کیلئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے جو آنکھون کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بوڑھون کی نگاہ از سر نو بخشتا ہے پرانے لکرون کے لئے بھی نہایت مفید ہے فی تولہ ۱۰

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت پرانے مخلص احمدی ہین اور علم طب مین پرانا تجربہ رکھتے ہین حضرت خلیفہ اول نے بھی انکی بعض دوائون کو استعمال کروایا تھا اخلاص اور محبت سے تیار کیگئی ادویہ بیمارون کے لئے مفید ہوگی -

میرزا محمود احمد

ملنے کا پتہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ